ان حضرات کی تحریک وتشریق اور گہری دل چسپی کے باعث ہی حضرت شاہ غمگین دہلوی پر اب تک جبل پور یونیورسٹی (انڈیا) اور پنجاب یونیورسٹی (لاہور) سے پی ایچ۔ڈی کی سطح کے دو مقالے مرتب ہو چکے ہیں۔ یہ بات بھی خوش آیند ہے کہ اس عظیم خانوادے کے لایق اخلاف حضرت شاہ غمگین دہلوی کی شخصیت اور شاعری پر اب تک آٹھ عدد کتب مختلف مشہور ادبا کے قلم سے شایع کرا چکے ہیں۔

۲۔ کتاب کا نام: تحقیق وتدوین (مسائل اور مباحث)

مصنف: پروفیسر حنیف نقوی

ناشر: مصنف خود بہ تعاون فخر الدین علی احمد کمیٹی، حکومتِ اتر پردیش، لکھنؤ

ضخامت: ۲۴۷ صفحات

سنہ اشاعت: ۲۰۱۰ء

مبصر: انعام الحق عباسی، ایم۔فل اسکالر، شعبۂ اردو، سندھ یونیورسٹی، جام شورو

تحقیق زیر بحث موضوع سے متعلق تمام مآخذ کا پورے غور وخوص کے ساتھ مطالعہ کرتے اور اس کے تمام پہلوؤں کا مکمل نظم وضبط اور صبر وتحمل کے ساتھ جائزہ لینے اور اس طرح صحیح نتائج تک پہنچنے کے ایک باضابطہ لائحۂ عمل کا نام ہے اور یہ بھی مسلمہ حقیقت ہے کہ بعض اوقات معمولی سی بے ترتیبی یا تن آسانی سے وہ نتائج سامنے آتے ہیں جو حقیقت کے بالکل برعکس ہوتے ہیں۔

اس تمہید کا مقصد یہ ہے کہ اس وقت ہمارے پیشِ نظر پروفیسر حنیف نقوی کے مضامین پر مشتمل مجموعہ ''تحقیق وتدوین، مسائل اور مباحث'' ہے، پروفیسر صاحب بنارس ہندو یونیورسٹی، وارانسی کے سابق صدر شعبۂ اُردو ہیں۔ یہ کتاب مقدّمہ اور چودہ مضامین پر مشتمل ہے۔ان میں سے کچھ تحقیق سے تعلق رکھتے ہیں اور کچھ تدوین سے اور کچھ دونوں سے۔ پروفیسر صاحب کتاب کے مقدّمے میں رقم طراز ہیں کہ ''ان سبھی مضامین میں ان کی توجہ زیادہ تر ان نکات کی توضیح وتشریح پر مرکوز رہی ہے جنھیں مدِّنظر رکھے بغیر نہ تو تحقیق کے مراحل پورے اعتماد کے ساتھ طے کیے جا سکتے ہیں اور نہ تدوین کا حق بہ طریقِ احسن ادا کیا جا سکتا ہے۔

ذیل میں تحقیق وتدوین سے شغف رکھنے والے اساتذہ اور مبتدیوں کی دل چسپی کو مدِّنظر

رکھتے ہوئے مضامین کی فہرست درج کی جاتی ہے۔(۱) مبادیات تحقیق (۲) معاصر شہادتیں اور استناد کا مسئلہ (۳) بنیادی نسخے کا انتخاب (۴) منشائے مصنف سے انحراف۔محرکات اور اسباب (۵) تاریخی مادے۔صحتِ متن اور استنباطِ نتائج (۶) دکنی متون اور قرأت کے مسائل (۷) قدیم طرزِ املا اور تدوینِ متن کے مسائل (۸) ڈاکٹر گیان چند اور قاضی عبدالودود (۹) تاریخ نگاری کے اُصول و آداب (۱۰) تدوین سحر البیان (۱۱) ترقیمہ (۱۲) مہریں (۱۳) عرض دید (۱۴) جامعاتی تحقیق۔مراحل اور طریقِ کار۔

مثالوں سے مزّین تمام مضامین اپنی اپنی جگہ اہمیت کے حامل ہیں ان موضوعات پر فضلائے کرام پہلے بھی قلم اُٹھا چکے ہیں لیکن ترقیمہ، مہریں اور عرضِ دید کو جلی عنوانات کے تحت بیان کیا گیا ہے، جس کی وجہ سے کتاب کی اہمیت میں اضافہ ہوگیا ہے۔اسی اہمیت کے پیشِ نظر مختصر اُتعارفی سطریں قلم بند کی جاتی ہیں۔

''ترقیمہ'' اصطلاحاً اس تحریر کیا عبارت کو کہتے ہیں جو کاتب یا ناقل کسی مخطوطے کی نقل سے فراغت کے بعد اس واقعے کی یادگار کے طور پر اس کے آخر میں سپردِ قلم کرتا ہے، جس میں اجمالاً اس کتاب اور کتابت کے بارے میں بنیادی نوعیت کی ضروری معلومات فراہم کر دی جاتی ہیں لیکن بعض اوقات ترقیموں کے پریشان کن بلکہ گمراہ کن نقائص کی وجہ سے نتائج تحقیق کچھ سے کچھ ہو جاتے ہیں۔ اس مضمون میں متعدد ترقیموں مثلاً دیوانِ غالب کے نسخۂ بھوپال اور مصحفی کے تذکرۂ ہندی وغیرہ کے ترقیموں کی غلطی کے باعث نتائجِ تحقیق پر پڑنے والے اثرات کی نشان دہی کی گئی ہے۔ یہی حال مخطوطات پر موجود مہروں کی غلط قرأت کا بھی ہے، جس کی وجہ سے زمانہ کا غلط تعیّن کیا گیا، یہاں ایسی ہی چند مثالیں پیش کی گئی ہیں۔

''عرض دید'' سے مراد وہ اندراجات لیے جاتے ہیں جو شاہی کتب خانوں کے اکثر مخطوطات کے شروع یا آخر کے اوراق پر پائے جاتے ہیں، اس کے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے کہ بادشاہوں کے لیے جب ایک کتاب پیش کی جاتی تھی تو داخلِ کتب خانہ ہونے سے پہلے اکثر بادشاہ کی مہر ثبت کی جاتی تھی اور بادشاہ اپنے ہاتھ سے ''عرض دیدہ شد'' لکھ کر دستخط کر دیا کرتا تھا۔ مصنف نے مختلف النوع مثالوں سے اس غلط فہمی کی تصحیح کی ہے کہ عرض دید کا اندراج بادشاہ کے قلم سے نہیں، شاہی اہل کاروں یا کتب خانے کے تحویل داروں کے قلم سے ہوا کرتا تھا۔

موضوع سے متعلق پاک و ہند میں اس سے پہلے بھی متعدد کتابیں شایع ہوتی رہی ہیں۔ان میں